سودی نظام کے تحفظ کیلئے حکومت کے دجل وتلبیس کا نیا شاہکار

بیمہ کمپنی نے دارالعلوم حقانیہ کے مولانا مفتی محمد فرید کے نام سے ہزاروں کی تعداد میں جعلی فتویٰ تقسیم کیا

بیمہ کی شرعی حیثیت پر دارالعلوم حقانیہ کے مفتی کا آٹھ سال قبل کا اصل فتویٰ

سودی نظام کی محافظ حکومت اور بیمہ کمپنی کی دجل وتلبیس کا تازہ شاہکار ذیل کا جعلی فتویٰ ہے جو انہوں نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث اور صدر مفتی حضرت مولانا محمد فرید مدظلہ سے منسوب کرکے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا ہے مفتی صاحب موصوف کے دستخط بھی جعلی ہیں اور فتویٰ نمبر بھی جعلی ہے۔

استفتاء کے جواب میں مفتی صاحب سے منسوب جعلی فتویٰ کی عبارت درج ذیل ہے۔

"جواب :- ان حوالہ جات سے واضح ہے کہ دینی مسائل گزرا وقات بدنیتی سے پیدا ہوتے ہیں۔

برصغیر کی اکثریت جن علماء کی پیروی کرتی ہے اکثر کا فتویٰ بیمہ کو جائز قرار دیتے ہیں۔

اس بات میں کسی کو شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ شرکت کا مسئلہ بظاہر قابل اعتراض نہیں ہے۔ پس اگر بیمہ کمپنی ان رقوم سے تجارت، صنعت خدمات اور دیگر شعبوں میں ممبران کو منافع کی شکل میں کچھ نہ کچھ دیتی ہے۔ تو قابل اعتراض نہ ہوگا!

اس کے علاوہ سائل نے اپنی غیر مقلدی تحریر میں جن خیالات کا اظہار کیا۔ یہ سچ ہے کہ تمام حوالہ جات (اشارہ) وہ مشہور اور تسلیم شدہ حقائق ہیں، اور اس میں کسی بحث ومباحثہ کی گنجائش نہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ انتشار وافتراق سے بچنے کو ختم کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسلامی ملک میں رہتے ہوئے اس کو بار بار پیچیدہ مسئلہ نہ بنائے۔ الغرض سود سے مراد وہ رقم جو قرض دی جائے یا لی جائے"۔

اہل علم، قارئین اور حضرت مفتی صاحب موصوف کے فتاویٰ اور ان کے طرز تحریر سے واقف حضرات جانتے ہیں کہ جعلی فتویٰ کی یہ عبارت کس قدر بودی اور جہالت پہ مبنی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت مفتی صاحب کا جو اصل فتویٰ ہے وہ ماہنامہ الحق اکتوبر ۱۹۸۶ء میں شائع ہو چکا ہے ذیل میں وہی فتویٰ دوبارہ نذر قارئین ہے تاکہ سودی نظام کے محافظ حکومت کا شرمناک کردار اور بیمہ کمپنی کی جعل سازی اور دجل وفریب بے نقاب ہو جائے۔